Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | جمعرات ۸۔ صفر ۱۴۱۴ھ، ۲۹۔ وفا ۱۳۷۲ہش، ۲۹۔ جولائی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۶۹

ہر نیکی کی جڑ تقویٰ ہے

ہر نیکی خواہ وہ قولی ہو یا فعلی وہ تقویٰ کی جڑ سے نکلتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ (کلام الٰہی) نے جو سینکڑوں احکام دیئے ہیں جب ہم ان پر عمل کرتے ہیں اور اس رنگ میں عمل کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ بنیں اور اللہ تعالیٰ کی جنت کی شاخیں ہو جائیں۔ اور ان درختوں کے لئے پانی کا کام دیں تو یہ اسی وقت ہوتا ہے جب یہ شاخیں تقویٰ کی جڑ سے نکلیں۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو ایسے ہموم اور افکار سے نجات دلوے۔ اس لئے مَیں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے، کیونکہ مجھے تو ان کے ہی افکار اور رنج غم میں ڈالتے ہیں۔ اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس سے اُس کو نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں۔ دعا کی قبولیت میں بڑی بڑی اُمیدیں ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۶۶)

مکرم و محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب استاذ الجامعہ و سابق مربیؔ انچارج گیمبیا کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے
نسیم سیفی

ہر فرد جماعت کے تقویٰ کا معیار بلند ہونا چاہیئے

(از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

سب سے اہم اور بنیادی بات تو یہی ہے کہ جتنی بھی تحریکات کی جاتی ہیں ان کو دوام بخشنے کے لئے اور صرف دوام بخشنے کے لئے نہیں بلکہ پہلے سے ہمیشہ آگے بڑھاتے کے لئے ہر فرد جماعت کا تقویٰ بلند ہو۔ اس کے تقویٰ کا معیار اونچا ہو۔ یعنی جو بات اسے کرتی ہے اس کے متعلق اچھی طرح سوچے، اس کے بعد ہر روز صبح و شام اٹھتے بیٹھتے اپنے اللہ کے حوالے سے اپنے دل کا جائزہ لیتا رہے کہ میں نے یہ کام خدا کو خوش کرنے کے لئے کرنا تھا وہ مَیں نے کیا یا نہیں، کس حد تک میں اس کام میں پیچھے رہا ہوں اور چونکہ خدا ہمیشہ ساتھ رہنے والا ہے اس لئے تقویٰ IMPERSONAL (غیر شخصی) چیز نہیں رہتا۔ تقویٰ محض کوئی ایسا اصول نہیں ہے جسے صرف آپ یاد رکھیں اور اپنے عزم کے نتیجہ میں اس کے ساتھ چمٹے رہیں۔ تقویٰ اللہ کا مطلب یہ ہے کہ ایسی دائمی ذات کا خیال مستولی رہے جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہنے والی ہے۔ جب تک ایک زندہ ہمیشہ ساتھ رہنے والے ایک ساتھی خدا کا تصور قائم نہ ہو۔ تقویٰ اللہ نصیب نہیں ہو سکتا۔ پس کسی فرد میں جس حد تک یہ خدا، زندہ اور ساتھی ہے اس حد تک تقویٰ کا معیار بلند ہوگا محض علمی پہلو سے تقویٰ کا معیار بلند نہیں ہو سکتا (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی تحریرات جو تقویٰ کے بارے میں ہیں وہ پڑھیں۔ ان کا ایک اثر تو وہی ہوا کا سا اثر ہے (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی زبان میں جب پڑھتے ہیں تو ہوا کا ایک تیز جھونکا آتا ہے جو آپ کو لے کر کئی قدم آگے بڑھ جاتا ہے۔ پھر باقی آپکا اپنا تقویٰ ہے۔ وہ تقویٰ اس علم کے باوجود جو آپ نے وقتی اثر کے ماتحت حاصل کیا آپکو دوام نہیں بخشتا۔ جب تک تقویٰ صحیح معنوں میں تقویٰ اللہ نہ بن جائے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی ذات سے ایسا تعلق پیدا نہ ہو جائے کہ وہ رفیق بن جائے۔ ایک REFERENCE POINT بن جائے ہمیشہ اس حوالے سے بات ہو اور اسکی طرف مخاطب ہو کر بات ہو اور اسکو دکھا کر بات ہو۔
(فرمودہ ۱۱ ستمبر ۱۹۸۷ء)

ایمان کا سرچشمہ اور اس کی ابتدا اللہ پر یقین سے شروع ہوتی ہے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

فہرست جنازہ حاضر و غائب

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل وفات یافتگان کا جنازہ بیت الفضل لندن میں ۱۷۔ جولائی ۱۹۹۳ء کو قبل از ظہر پڑھایا۔

جنازہ حاضر:۔
مکرم محمد شریف کیفی صاحب ساؤتھ آل

جنازہ غائب:۔
۱۔ مکرم مولوی غلام باری سیف صاحب ربوہ
۲۔ مکرم سید عبدالسلام شاہ صاحب (خادم حضرت چھوٹی آپا) ربوہ
۳۔ مکرمہ النور النساء صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی محمد اقبال صاحب سابق امیر جماعت سیالکوٹ
۴۔ مکرم عبدالوہاب صاحب ولد حکیم فضل الرحمان صاحب سابق مربی نائیجیریا۔ لاہور
۵۔ مکرمہ استانی سردار بیگم صاحبہ
۶۔ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور
۷۔ مکرمہ تپسیرہ آمینہ صاحبہ آئیوری کوسٹ
۸۔ مکرم چوہدری لال دین صاحب۔ صدر جماعت ۳۰۰ ج۔ ب ٹوبہ ٹیک سنگھ سفارش صدر انجمن۔ ربوہ
۹۔ مکرم عمر خطاب سواتی صاحب سفارش صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ
۱۰۔ مکرم سکندر خان صاحب نیویارک امریکہ
۱۱۔ مکرمہ اہلیہ محمد اعظم صاحب۔ سابق کارکن ایم۔ این۔ سینڈیکیٹ ربوہ
۱۲۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب۔ ہیڈ ماسٹر سنگبی احمدیہ سکول۔ سیرالیون
۱۳۔ خسر مکرم محمد ریاض سیفی صاحب۔ سیکرٹری مال ہارون آباد

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹ ۔ وفا ۱۳۷۲ ہش ۲۹ ۔ جولائی ۱۹۹۳ء

بُغض اور کینہ ۔ ؟

کسی بات پر غصہ آ جانا تو طبعی سی بات ہے ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بات ہماری مرضی ہمارے مفاد کے خلاف ہو اور دل میں ایسے جذبات نہ پیدا ہوں ۔ جنہیں غصہ کہا جا سکتا ہے ۔ آخر انسان یہ چاہتا ہے کہ اس کے ماحول میں جو کچھ بھی ہو ۔ وہ اس کی خواہش ۔ جائز خواہش کے مطابق ہو اور اسے کسی بات سے تکلیف نہ پہنچے ۔ لیکن اگر بات ہماری منشاء کے خلاف ہو اور ہمارے مفاد پر بھی زد پڑتی ہو تو غصہ کے جذبات کا پیدا ہونا لازمی سی بات ہے ۔ سوائے اس کے کہ کوئی ایسا شخص ہو جس کے کوئی جذبات ہی نہ ہوں ۔ لیکن ایسا شخص آپ کو کہاں ملے گا ۔ دماغی توازن درست نہ ہو تو اور بات ہے ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ۔ فرماتے ہیں کہ اگر کسی میں غصہ کے جذبات کبھی بھی اور کسی طرح پیدا نہ ہوں تو وہ تو بکری کی طرح ہو گا ۔ البتہ ضرورت اس بات کی ہے کہ غصہ کے جذبات کو صحیح رنگ دیا جائے ۔

غصہ کا ایک غلط رنگ یہ ہوتا ہے کہ غصہ کو دل ہی میں بٹھا لیا جائے ۔ دل سے وہ بات نکالی ہی نہ جائے ۔ یہ غصہ بڑھ کر بغض بن جاتا ہے ۔ اور کینہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے ۔ اور جبکہ غصہ فطری امر ہے بغض اور کینہ غیر فطری ہیں ۔ اور معاشرہ کے لئے سمِ قاتل ۔ جہاں کہیں بھی بغض اور کینہ ہو گا ۔ ہر بات ٹیڑھی نظر سے دیکھی جائے گی ۔ ہر بات کو غلط رنگ دیا جائے گا ۔ اور نہ صرف غلط رنگ دیا جائے گا ۔ بلکہ اس کے خطرناک نتائج نکلیں گے ۔ اور بغض اور کینہ رکھنے والا شخص ان نتائج کو اپنے حسب منشاء جان کر ان پر خوش ہو گا ۔ اور حالات میں مزید خرابی آئے گی ۔ حضرت امام جماعت الاول ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رضا ظاہر فرماتا رہے ۔ فرماتے ہیں ۔

"انسان کو مرنج و مرنجاں ہونا چاہیئے اور خدا کی باریک در باریک حکمتوں اور قدرتوں پر ایمان لانا چاہیئے ۔ اور کسی سے بھی بغض و کینہ دل میں نہ رکھنا چاہیئے ۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے ۔

کچھ لوگ سیاست کو سمجھتے ہیں عبادت
دل کھول کے اس کے لئے کرتے ہیں ریاضت
کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ایوان ہے منڈی
رہتے ہیں شب و روز وہ مصروفِ تجارت

——— ابوالاقبال

رہِ حبیب میں جاں بھی نثار کرتے ہیں
ہم ایک بار نہیں بار بار کرتے ہیں

بسا کے دل میں محبّت کی اِک نئی بستی
مکانِ دل کے مکینوں سے پیار کرتے ہیں

لگی ہوئی ہیں تری راہ پر مری آنکھیں
مرے نگار ترا انتظار کرتے ہیں

کیا ہُوا ہے ترے ساتھ ایک "عہدِ وفا"
ہم اپنے عہد کو پھر اُستوار کرتے ہیں

ترے جُنونِ محبّت کی بے خُودی میں بسر
ہم اضطراب سے لیل و نہار کرتے ہیں

کسی میں تابِ سُخن ہے نہ تابِ نظّارہ
وہ بے نقاب رُخِ تابدار کرتے ہیں

وفا و حُسن میں یکتائے روزگار ہیں وہ
کہ مجھ پہ لُطف و کرم بے شمار کرتے ہیں

وہ اپنے رُوئے منوّر کی بے حجابانہ
جھلک دکھا کے بہت بیقرار کرتے ہیں

ہمیں کسی سے بھی کچھ نفرت و عناد نہیں
خدا کے واسطے ہم سب سے پیار کرتے ہیں

کبھی جو اپنی وفاداریوں پہ نازاں تھے
وہ آج پہلو تہی اختیار کرتے ہیں

خدا نے صبر و سکینت دیئے مصائب میں
اُسی کے فضل پہ ہم انحصار کرتے ہیں

ملے گی جنّتِ (—) اور کیا تجھ کو
وہ "شادؔ" بندوں میں اپنے "شمار کرتے ہیں

محمد ابراہیم شادؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اوسکر فہر بناخ

جرمنی ـــ ماضی وحال

تاریخ کا سفر کبھی رکتا نہیں بلکہ مسلسل جاری رہتا ہے یہ الگ بات ہے کہ پرانی تاریخ اور انسانوں کے درمیان وقت کا پردہ حائل ہو جاتا ہے جب تاریخ وجود میں آرہی ہو اس وقت اسے سمجھنا ممکن نہیں ہوتا۔ بات اس وقت سمجھ میں آتی ہے جب وہ ماضی کا حصہ بن چکی ہو۔ سوال یہ ہے کہ ہم اس سے مستقبل میں کس طرح استفادہ کر سکتے ہیں؟ یہ سوال درج ذیل اس نظریے اور دعویٰ کے لئے بنیادی اہمیت رکھتا ہے کہ "یورپ میں بیسویں صدی اول تا آخر جرمن صدی ہے"۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ بات خواہ کمیونزم کے ابھرنے کی ہو یا پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے دوران فاشزم کے شکل بدل کر نیشنل سوشلزم کا روپ دھارنے کی، خصوصاً سرد جنگ عظیم کے دوران تبدیلیوں کی یا موجودہ برسوں کی جب بیسویں صدی اپنے آخری عشرے میں ہے۔ جرمنی نے ان تمام ادوار میں ہمیشہ اہم کردار ادا کیا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ جرمنی نے مختلف بلکہ متضاد کردار ادا کیے ہیں۔ کبھی وہ آسیب زدہ نظر آیا اور کبھی اتنا کامیاب ہوا جس کی پہلے کوئی مثال نہیں ملتی۔

موجودہ یعنی بیسویں صدی میں جرمن تاریخ ایسے بعید از قیاس اور بے سروپا واقعات سے بھری پڑی ہے جن کی کسی اور ملک کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ ایک طاقتور قوم اور ملک ایک نہیں بلکہ دو مرتبہ تباہی اور بربادی کا شکار ہوتا ہے پھر وہ دیومالائی خوبصورت پرندے ققنس یا سیمرغ کی طرح اپنی ہی راکھ سے دوبارہ جنم لیتا ہے۔ ہم جرمنوں نے اس صدی کے ہر تاریخی منظر کی تبدیلی میں کردار ادا کیا ہے۔ پہلے ہمارے ہاتھ خون میں رنگے گئے پھر پارس ہو گئے کہ جسے چھوا، سونا بنا دیا۔ صدی کے اوائل میں ہم نے اپنی تاریخ کے بدترین صدمات اور نقصان اٹھائے جو اخلاقی اور سیاسی دونوں طرح کے تھے اور پھر اچانک ہم نے سنگدلی سے پیش قدمی کی اور یورپ کی غالب قوت بن گئے۔ ہمیں ماضی میں دور تک جھانک کر ماضی کا جائزہ لینا ہوگا اور یورپ میں جرمن غلبے کا تقابلی تجزیہ کرنے کے لئے ازمنہ وسطیٰ میں عظیم واعلیٰ سیلر خاندان کی شاہی حکومت پر نظر ڈالتی ہوگی تاکہ جو لوگ موجودہ صدی کو "جرمن صدی" کے نظریے سے اختلاف رکھتے ہیں وہ اس سے نا انصافی نہ کر سکیں۔ حقائق سے واضح ہے کہ تاریخ کتنی کمزور اور نازک ہے اور یہ کتنی جلدی بدل جاتی ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم جرمنوں کو خود اپنے آپ سے چوکس اور چوکنا رہنا چاہئے کہ آخر اس کا انجام کیا ہوگا؟ ہمیں کیا کرنا چاہئے تاکہ جرمنوں سے دوبارہ غلطی سرزد نہ ہو؟ صرف اس صورت میں یہ نظریہ عمل میں ڈھل سکتا ہے۔ ہماری تاریخ کے وہ ماہ وسال ماضی کا حصہ بن چکے ہیں۔ جب ہم نے اتحادیوں کے زیر سایہ عالمی تاریخ کی آڑ میں پناہ لی تھی اور جب وفاقی جمہوریہ جرمنی کی حیثیت جرمن مؤرخ آرنولف بیرنگ کے بقول محض ایک "گڑیا گھر" جیسی تھی۔ اس لئے ہمیں خود اپنی ہی تاریخ سے استفادہ کرنا چاہئے۔

اگر ہم موجودہ صدی کے نازک اور اہم واقعات کا جائزہ لیں تو اپنی تمام تر توقعات کے باوجود ہم صرف اپنی عامیانہ سی کامیابی کا ذکر کر سکتے ہیں ہماری تاریخ میں یکے بعد دیگرے مواقع ایسے آئے جب جرمنی زمین بوس ہوا اسے اپنے وسیع علاقے سے ہاتھ دھونا پڑے، بالآخر ملک کے ٹکڑے ہوئے اور خود مختاری سے محروم ہونا پڑا۔ اس کے باوجود وفاقی جمہوریہ جرمنی نے جو قبل از جنگ جرمنی کے ایک حصے میں قائم ہوا تھا، مسلسل ترقی کی منزلیں طے کیں اور دنیا میں صف اول کی اقتصادی قوت بن گیا اس سچائی کے حق میں دو اقتصادی حقائق کافی ہیں اول یہ کہ وفاقی جمہوریہ جرمنی میں مجموعی قومی آمدنی برطانیہ اور فرانس کے مقابلے میں دوگنا ہے۔ دوم یہ کہ جرمن مارک، یورپ کے دوسرے تمام ملکوں کی کرنسی سے کہیں زیادہ مضبوط اور مستحکم ہے۔ مفلس اور غریب مشرق کے لئے جرمنی امید کی علامت ہے۔ ایک بار پھر جرمنی کے مغربی یورپی ساتھی ملکوں میں جرمنی کا خوف بڑھ رہا ہے۔ جرمن اتحاد کی وجہ سے ملک اور قوم کو جن مشکلات اور مسائل کا سامنا ہے ان کا دورانیہ خواہ کتنا ہی طویل کیوں نہ ہو جائے وہ طویل المیعاد رجحانات کی راہ نہیں روک سکتا۔ حالات شاہد ہیں کہ جرمنی، قوت اور اہمیت دونوں اعتبار سے ترقی اور بلندی کی طرف گامزن رہے گا۔ اب کوئی بھی دوسری جنگ عظیم کا "فاتح" نہیں رہا ہے۔ البتہ کوئی چاہے تو جرمنی اور جاپان کو "حقیقی فاتح" کہہ سکتا ہے۔ سوویت یونین ساری دنیا سے الگ تھلگ تھا اسے اس "تنہائی" سے سب سے پہلے ہٹلر نے آزادی دلائی اور پھر یوں ہوا کہ سوویت یونین، دنیا کی دوسری سب سے بڑی فوجی طاقت بن گیا لیکن اب دنیا میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ اس "دیو" کی باقیات بھی اب نشان عبرت ہیں۔

اب آئیں فرانس کی طرف پہلی جنگ عظیم کے بعد بھی فرانس، معاہدہ و رسائی میں اپنی شرائط منوانے کی پوزیشن میں تھا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد فرانس اگرچہ "فاتحین" میں شامل تھا لیکن عملاً شکست خوردہ فریق کی طرح بے حال تھا شاید یہی وجہ ہے کہ اسے "اتحادیوں کے کلب" میں بعد کے مراحل میں شامل کیا گیا۔ بعد ازاں فرانس نے جو یورپی اتحاد کا اصل مبلغ تھا خود کو یوروپ کی سب سے برتر قوت سمجھنا شروع کر دیا اور وفاقی جمہوریہ جرمنی کو اپنے "جونیئر پارٹنر" کی حیثیت دی۔ اگرچہ وہ اپنا کلیدی کردار کھو چکا ہے البتہ عظیم متراں کی کوششوں سے فرانس کی ظاہری پوزیشن برقرار ہے اسے زبان کی لغزش نہیں کہا جا سکتا اور سچ یہ ہے کہ حقائق اور کردار کا تبدیل ہو جانا، حقائق بدل جانے کا نتیجہ ہے۔ جرمن اتحاد اور ۸۰ ملین افراد کی قوم کی ایک ساتھ پیش قدمی کی وجہ سے ایک بار پھر یورپ کا مرکز ثقل تبدیل ہو کر جرمنی کے مغربی پڑوسیوں کے خلاف ہو گیا ہے۔ وسطی یورپ کو اب ایک بار پھر سے یورپ کے مرکزی حصے کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ جغرافیائی محور تبدیل ہو جانے کی وجہ سے فرانس ایک بار پھر یک جانب جا لگا ہے۔ شناخت کا بحران درپیش ہے لیکن فی الوقت وہ ابھر کر سامنے نہیں آیا ہے۔ برطانیہ کی صورت حال یہ ہے کہ وہ یورپ کے اتحاد کے عمل میں پرجوش نہیں ہے لیکن وہ اس عمل سے باہر رہنے کا بھی متحمل نہیں ہو سکتا کیونکہ اس صورت میں وہ سب سے کٹ کر الگ تھلگ ہو سکتا ہے۔

کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ مشرقی یورپ میں سوشلزم کے زوال سے صرف جرمنی کو فائدہ پہنچا ہے؟ یقیناً نہیں چونکہ جرمنی کو دیگر تمام ملکوں کے مقابلے میں ورثے میں زیادہ مسائل ملے ہیں۔ اس لئے یہ سمجھنا بالکل حق بجانب ہوگا کہ جرمنی، نئی کشیدگیوں کا مرکزی نکتہ بن گیا ہے۔ سرد جنگ کے خاتمے سے ایٹمی طاقتوں کی آویزش ختم ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی علیحدگی اور قوم پرستی کے جذبات کو نئی تحریک و توانائی ملی ہے جس کی وجہ سے خانہ جنگی اور سرحدی محاذ آرائیوں میں اضافے کے امکانات ہیں۔

۲۰ ویں صدی کے اختتام پر پرانے براعظم کو سلامتی کے لئے خطرات لاحق ہیں۔ یورپین ہاؤس کے ڈھانچے میں کوئی نیا اضافہ نہیں کیا جا رہا ہے بلکہ اندر ہی سے فائرنگ کی جا رہی ہے اور اس کے عقبی صحن میں ابتری اور بدنظمی کا راج ہے۔ صدی کے آغاز میں کیا صورت حال تھی؟ اس وقت مارکسزم ابھر رہا تھا اور لگتا تھا کہ انسان جس مثالی دنیا کے خواب دیکھتا آیا ہے۔ مارکسزم اسے حقیقت بنا دے گا۔ مارکسزم اس وقت سرمایہ داری نظام کے متبادل کی حیثیت سے ابھر رہا تھا اور یوں لگتا تھا کہ کوئی نظام اس کے مدمقابل نہیں ہے لیکن اب مارکسزم ایک ایسا نظریہ ہے جس کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ بہرحال ہمیں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ ہم جرمن ان لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے مارکسزم کے فروغ میں مدد دی۔ مارکس اور انجیلز نہ صرف کمیونزم کے بانی تھے بلکہ انہوں نے اسے پروان چڑھانے میں بھی حصہ لیا۔ پہلی جنگ عظیم کے نتیجے میں ایسے حالات پیدا ہوئے کہ کمیونزم روس میں برسراقتدار آگیا اور بین الاقوامی سطح پر اہم سیاسی قوت بن کر ابھرا اور اسے سیاسی قوت بنانے میں جرمنوں نے لینن کو آرام دہ PULL MAN

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل

۹۔ جولائی ۱۹۹۳ء

'A form of apartheid'

From Miss A.Qadir

This is in reply to a letter : "A form of apartheid" by Mr Tariq Azad on June 21. I am an army officer's daughter and I know the problems faced by the army people. The army has opened its own schools and colleges for the benefit of army officers' children because they have to move from one place to the other at odd times of the academic year.

My father was posted from Pindi to Peshawar a month before my matric exams. These people need schools and colleges which have the same syllabus and uniforms throughout the country. For this reason the armed forces have opened up their own schools and colleges.

The fees here are less than private schools and they try to maintain a certain standard with the result that civilians try their best to get admission in these schools. Members of the armed forces should and mostly are given preference. I think that this is fair.

Where the professional colleges are concerned, the army has only one medical college and a couple of colleges for engineering. Civilians legitimately earn at least one-and-a-half times as much as army officers. They can afford to send their children to government or private institutions. If these people are admitted in army institutions also—which they are—then where should the army people go? They cannot afford to send their children to the private institutions.

Since these institutions are opened for the benefit of the armed force personnel, naturally they are given preference over civilians. So civilians should not begrudge the few schools that we have.

Rawalpindi

The News International, Friday, July 9, 1993

نیوز انٹرنیشنل کے ۹ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں مس اے قادر خطوط کے کالم میں کہتی ہیں کہ میں جو کچھ کہنے لگی ہوں وہ اس خط کے جواب میں ہے جو مسٹر طارق عزیز آزاد نے نسل پرستی کی ایک صورت کے عنوان سے ۲۱ جون کے اخبار میں شائع کروایا تھا۔ میں ایک فوجی افسر کی بیٹی ہوں اور میں جانتی ہوں کہ فوج سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے کیا مسائل ہیں۔ فوج نے اپنے سکول اور کالج فوجی افسروں کے بچوں کے فائدے کے لئے کھول رکھے ہیں۔ کیونکہ انہیں کسی وقت بھی کسی جگہ تبدیل ہو کر چلے جانا پڑتا ہے۔ اور ایسا تعلیمی سال کے دوران کسی وقت بھی ہو سکتا ہے۔ میرے میٹرک کے امتحان سے ایک مہینہ پہلے میرے والد محترم کی پنڈی سے پشاور تبدیلی ہو گئی۔ ان لوگوں کو ایسے سکول اور کالج درکار ہیں جن کے ایک ہی سلیبس ہوں اور ایک ہی یونی فارم اور سارے ملک میں ایسا ہی ہو۔ اسی لئے فوج نے اپنے سکول اور کالج کھول رکھے ہیں

یہاں فیسیں پرائیویٹ سکولوں سے کم ہیں اور وہ اپنے تعلیمی معیار کو قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ عام شہری بھی انتہائی کوشش کر کے اپنے بچوں کو انہی سکولوں میں داخل کروا چاہتے ہیں۔ فوج کے لوگوں کو ان سکولوں میں ترجیح دی جاتی ہے۔ اور میرے خیال میں یہ مناسب بات ہے۔ جہاں تک پیشہ وارانہ کالجوں کا تعلق ہے۔ فوج کے پاس صرف ایک ہی میڈیکل کالج ہے اور چند ایک انجینئرنگ کے کالج۔ شہری لوگ فوجیوں سے کم از کم ڈیڑھ گنا زیادہ کماتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں کو گورنمنٹ یا پرائیویٹ اداروں میں داخل کرانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اگر ان بچوں کو آگے فوج کے تعلیمی اداروں میں داخل کیا جائے جیسا کہ کیا بھی جاتا ہے تو فوجی لوگ کہاں جائیں۔ وہ تو اس قابل نہیں ہوتے کہ اپنے بچوں کو پرائیویٹ اداروں میں داخل کر سکیں۔

چونکہ یہ ادارے فوجی لوگوں کے مفاد میں کھولے جاتے ہیں۔ لہٰذا یہ نہایت قدرتی بات ہے کہ شہریوں پر ان کو ترجیح دی جاتی ہے۔ پس چاہیئے کہ عام شہری فوج کے ان چند سکولوں کا برا نہ مانیں

یہ خط راولپنڈی سے لکھا گیا۔

Urdu as official language

It is a fact that the constitution is considered the supreme law of a country. Acts, ordinances, rules, regulations and policy instructions are framed in the light of the constitution.

Here is a question very pricks me: Why should we go through acts and policies, while these rules are openly violated in our day-to-day office work. For example, sub rule (1) of Rule 5 of "NWFP Rules of Business 1985", or sub rule of "Gift" of "conduct rules" or "manual of recruitment rules" etc.

It is an irony that vacancies are filled by the recommendations while deserving ones wait for their fate. It is universally acknowledged that laws are framed only for the betterment of mankind, but somewhere these are not used as such. These are to exploit, when a person is unfavourite or favourite to you. It is shameful when we talk about rules and policies.

Likewise take our constitution. Its violation will be regarded as a crime. But this crime is openly committed even by our high-ups. Let me tell, if our higher authorities don't know. See! sub article (10 of Article 251 of the 'Constitution of Pakistan 1973' which says: "The national language of Pakistan is Urdu and arrangements shall be made for its being used for official and other purposes within 15 years from the commencing date."

Today not 15, but, after 20 years, there is no implementation of the Article 251 of the constitution. Though all required arrangements have already been made by the 'National Language Authority' I mean 'Muqtadarae Qaumi Zaban,' Islamabad.

English language can't perform its responsibilities as a medium in Pakistan. Contrary to this, our language, Urdu can perform its responsibilities very well. English is an imported language which doesn't have roots in our soil and is not yielded here. Constitution here is the constitution of Pakistan, but official language English is not the language of the people of Pakistan. This is the language of the Britishers who went back but left their remnants on our land.

Some people are of the opinion that Pakistan cannot make progress without using English language. They should look towards developed countries, where their own language is used as official language.

In sub-continent we teach English to a student for 14 years. Despite this he can't write two pages in English correctly.

Through English we can produce clerical officers but not scientists. In Urdu medium, Usmania University, it was experimented to give MSc education to a couple of groups in both English and Urdu languages. Consequently the administration judged that the group who learned English were knowledge-wise weaker than the group that learned in Urdu.

The subject English should be optional not compulsory at school and college level. That is why majority of students are fail every year in English, while getting through in the remaining subjects.

Through your daily, I want to draw the attention of our policy makers to implement article 251 of the Constitution of Pakistan 1973.

SABIH AHMAD,
Peshawar

THE FRONTIER POST *Saturday July 10, 1993*

فرنٹیئر پوسٹ

۱۰۔ جولائی ۱۹۹۳ء

دی فرنٹیئر پوسٹ کے ۱۰ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں صبیح احمد (پشاور) کہتے ہیں: یہ ایک حقیقت ہے کہ دستور کو کسی بھی ملک کا سب سے بڑا قانون سمجھا جاتا ہے۔ ایکٹ، آرڈی نینس، رول، ریگولیشنز اور پالیسی کے متعلق ہدایات دستور ہی کی روشنی میں تیار کئے جاتے ہیں۔

ایک سوال جو مجھے بہت کھٹکتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم ایکٹ پالیسی میں سے کیوں گذریں۔ جب کہ ان قوانین کی کھلم کھلا روزمرہ کے دفتری کام میں خلاف ورزی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر سب رول نمبر ۱ آف رول ۵ ۔ این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی۔ رولز آف بزنس ۱۹۸۵ء یا سب رول کنڈیکٹ رولز یا بھرتی کرنے کے لئے جو قوانین ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ ملازمتیں سفارش کے ساتھ دی جاتی ہیں جبکہ وہ لوگ جو ان کے مستحق ہوتے ہیں۔ وہ اپنی قسمت کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ یہ بات عالمی طور پر مسلم ہے کہ قوانین محض انسانی بہبود کے لئے بنائے جاتے ہیں لیکن بعض مقامات پر ان کو اس غرض کے لئے استعمال نہیں کیا جاتا یہ استحصال کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں جبکہ کوئی شخص ناپسندیدہ ہو یا آپ کا پسندیدہ شخص ہو یہ بات جب ہم رولز اور پالیسیوں کے متعلق کرتے ہیں تو نہایت شرمناک معلوم دیتی ہے۔

اسی طرح اپنے دستور کو لیجئے اس کی خلاف ورزی ایک جرم ہے لیکن اس جرم کا اوپر کے لوگ بھی کھلم کھلا ارتقاب کرتے ہیں اگر یہ حکام بالا نہیں جانتے تو میں انہیں بتانا چاہوں گا کہ وہ سب آرٹیکل ۱۰، آف آرٹیکل ۲۵۱، دستور پاکستان ۱۹۷۳ء دیکھیں یہ آرٹیکل کہتا ہے کہ پاکستان کی قومی زبان اردو ہے اور اسے تمام دفاتر اور دیگر اغراض کے لئے پندرہ سال کے اندر اندر جاری کر دیا جائے گا۔

آج پندرہ نہیں بلکہ بیس سال کے بعد بھی دستور کے اس آرٹیکل ۲۵۱ کو نافذ نہیں کیا گیا۔ اگرچہ اس کو نافذ کرنے کے لئے تمام انتظامات کئے جا چکے ہیں۔ نیشنل لینگوئج اتھارٹی یعنی مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد۔ انگریزی زبان ہمارے پاکستان میں میڈیم کے طور پر ذمہ داریاں نہیں نبھا سکتی۔ اس کے بالمقابل ہماری زبان اردو بہت اچھی طرح ذمہ داریاں نبھا سکتی ہے۔ انگریزی زبان باہر سے درآمد کی ہوئی زبان ہے۔ جس کی جڑیں ہماری زمین میں نہیں ہیں۔ اور نہ یہاں یہ پروان چڑھی ہے۔ یہاں کا دستور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کا دستور ہے۔ لیکن دفتری زبان یعنی انگریزی پاکستان کے عوام الناس کی زبان نہیں ہے۔ یہ تو برطانوی لوگوں کی زبان ہے جو خود تو واپس چلے گئے ہیں لیکن اپنی باقیات۔ یہاں چھوڑ گئے ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انگریزی زبان استعمال کئے بغیر پاکستان ترقی نہیں کر سکتا۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ترقی یافتہ ممالک کی طرف دیکھیں جہاں کے لوگ اپنی زبان کو دفتری زبان کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ برصغیر میں ہم ایک طالب علم کو ۱۴ر سال تک انگریزی پڑھاتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ انگریزی زبان میں دو صفحات بھی درست نہیں لکھ سکتا۔

انگریزی زبان کے ذریعے ہم دفتروں کے کلرک تو پیدا کر سکتے ہیں لیکن سائنسدان پیدا نہیں کر سکتے۔ اردو میڈیم میں عثمانیہ یونیورسٹی نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ وہاں ایم۔ایس سی کی تعلیم بھی اردو زبان میں دی گئی۔ کچھ طالب علموں کو انگریزی میں اور کچھ طالب علموں کو اردو میں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جس گروہ نے انگریزی زبان میں سب کچھ سیکھا۔ ان کی علمیت کم تھی۔ لبنسبت ان طالبعلموں کے۔ جنہوں نے اردو زبان میں سیکھا۔ انگریزی کا مضمون لازمی نہیں ہونا چاہیئے اور اسے چھوڑ دینا چاہیئے اور ایسا سکول اور کالج دونوں سطحوں پر کیا جانا چاہیئے۔ اسی لئے ہم نے دیکھا ہے کہ انگریزی میں طلباء کی اکثریت فیل ہو جاتی ہے جبکہ باقی مضامین میں وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔

میں آپ کے روزنامے کے ذریعے اپنی پالیسی بنانے والے حکام بالا کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ وہ دستور پاکستان ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۲۵۱ کو نافذ کریں۔

یہ خط پشاور سے لکھا گیا۔

دی نیوز انٹرنیشنل

۱۲۔ جولائی ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۱۲ر جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں منظور احمد تنظیم اسلامی کانفرنس کو متنبہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

ایک خبر کے مطابق اس بات کا امکان ہے کہ پاکستان اپنا ایک فوجی بریگیڈ بوسنیا ارسال کرے۔ ایسا وہ او۔آئی۔سی۔ کی ۱۲ر جولائی کو ہونے والی میٹنگ کے بعد کرے گا۔ پاکستانی فوجی دستے دیگر مسلم ممالک کے فوجی دستوں

Beware, OIC

From Manzoor Ahmad

There is a news report that Pakistan is likely to send a brigade to Bosnia after the OIC meeting scheduled for July 12. Pakistani troops are to be part of a contingent from Muslim countries being allowed to join the UN forces to defend the so-called safe havens.

Bosnia's territory has been shrinking rapidly since the deployment of UN forces there because they have basically benefited the Serbs and Croats. There has been repeated calls by the Muslim countries to include forces from the OIC. Their requests have been falling on deaf ears because in the greater scheme of things Bosnian Muslims had not yet been curtailed enough. Now that Bosnia has been refused to just half a dozen enclaves of so-called safe havens, Boutrous Ghali has agreed to Muslim troops deployment to safeguard these besieged cities.

The Muslim forces divided into small segments and surrounded from all sides by heavily armed Serbs and Croats would become sitting ducks. This could result in massive loss of life and humiliation of the Muslim world.

The OIC should therefore not agree to deploy Muslim troops in Bosnia at this stage unless they are allowed to bring in heavy equipment for restoring the Bosnian borders as they existed at the time of declaration of independence.

The Muslim countries should avoid falling into this trap of just defending the "safe havens." If the self-proclaimed custodians of world order have a modicum of honesty and fair play they should join hands with the OIC in repelling the naked aggression against Bosnia.

Lahore

The News International, Monday, July 12, 1993

کے ہمراہ ہوں گے۔ انہیں اقوام متحدہ کی فوجوں کے ساتھ مل کر وہ علاقے جنہیں محفوظ علاقے کہا گیا ہے ان کی حفاظت کرے گی۔ جہاں تک بوسنیا کے علاقے کا تعلق ہے یہ سرعت کے ساتھ کم سے کم تر ہوتا جا رہا ہے۔ اور یہ اس وقت سے ہو رہا ہے۔ جب سے اقوام متحدہ کے فوجی دستے وہاں متعین کئے گئے۔ کیونکہ انہوں نے بنیادی طور پر سرب اور کروٹس کو فائدہ پہنچایا ہے مسلم ممالک کی طرف سے بار بار یہ مطالبہ کیا جاتا رہا ہے۔ کہ او۔آئی۔سی کے فوجی دستے بھی شامل کئے جائیں۔ لیکن ان کے مطالبے بہرے کانوں پر پڑے ہیں۔ کیونکہ ایک بہت بڑی سکیم کے مطابق بوسنیا کے مسلمانوں کے خلاف جو کچھ ہو رہا ہے۔ اسے ابھی تک روکا نہیں جا سکا۔ اب جب کہ بوسنیا نے اس بات سے انکار کر دیا ہے کہ تقریباً نصف درجن علاقے ایسے بنا دئے جائیں جنہیں محفوظ علاقے کہا جائے۔ بطروس غالی نے اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ مسلم فوجی دستے ان علاقوں کو جو ایک طرح سے محاصرہ میں ہیں۔ حفاظت کے لئے بلایا جائے۔ مسلمان فوجی دستے جو چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں بٹے ہوں گے۔ اور جن کا ہر طرف سے گھیرا کیا جا چکا ہو گا یعنی سرب اور کروٹ کے بڑے فوجی دستوں کی طرف سے گھیرے میں لیا جا چکا ہو گا۔ وہ صرف ایک بیٹھی ہوئی بطخ کا کردار ادا کر سکیں گے نتیجہ اس کا یہ بھی نکل سکتا ہے کہ اسلامی دنیا کی بہت سی جانوں کو تلف ہونا پڑے اور اس کے علاوہ ذلت بھی دیکھنی پڑے۔

اسلئے چاہیئے کہ او آئی سی اس بات سے اتفاق نہ کرے کہ وہ بوسنیا میں اپنے فوجی دستے اس موقع پر تعینات کرے گی جب تک کہ انہیں اس بات کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ بڑا اسلحہ ساتھ لے جا سکیں تاکہ بوسنیا کی سرحدوں کو حفاظت دی جائے بوسنیا کی ان سرحدوں کو جب اس نے آزادی کا اعلان کیا تھا۔ مسلمان ممالک کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو اس پھندے

باقی ص ۷ پر

پاکستان کے وزرائے اعظم اور ان کا عرصۂ حکومت

۱۔ خان لیاقت علی خان	۱۵ر اگست ۱۹۴۷ء	تا	۱۶ر اکتوبر ۱۹۵۱ء
۲۔ خواجہ ناظم الدین	۱۷ر اکتوبر ۱۹۵۱ء	تا	۱۷ر اپریل ۱۹۵۳ء
۳۔ محمد علی بوگرہ	۱۷ر اپریل ۱۹۵۳ء	″	۱۱ر اگست ۱۹۵۵ء
۴۔ چوہدری محمد علی	۱۱ر اگست ۱۹۵۵ء	″	۱۲ر ستمبر ۱۹۵۶ء
۵۔ حسین شہید سہروردی	۱۲ر ستمبر ۱۹۵۶ء	″	۱۸ر اکتوبر ۱۹۵۷ء
۶۔ آئی۔آئی چندریگر	۱۸ر اکتوبر ۱۹۵۷ء	″	۱۶ر دسمبر ۱۹۵۷ء
۷۔ ملک فیروز خان نون	۱۸ر دسمبر ۱۹۵۷ء	″	۷ر اکتوبر ۱۹۵۸ء
۸۔ نور الامین	۷ر دسمبر ۱۹۷۱ء	″	۲۰ر دسمبر ۱۹۷۱ء
۹۔ ذوالفقار علی بھٹو	۱۴ر اگست ۱۹۷۳ء	″	۵ر جولائی ۱۹۷۷ء
۱۰۔ محمد خان جونیجو	۲۳ر مارچ ۱۹۸۵ء	″	۲۹ر مئی ۱۹۸۸ء
۱۱۔ بے نظیر بھٹو	۲ر دسمبر ۱۹۸۸ء	″	۶ر اگست ۱۹۹۰ء
۱۲۔ غلام مصطفٰے جتوئی	۶ر اگست ۱۹۹۰ء	″	۶ر نومبر ۱۹۹۰ء
۱۳۔ محمد نواز شریف	۶ر نومبر ۱۹۹۰ء	″	۱۸ر اپریل ۱۹۹۳ء
۱۴۔ بلخ شیر مزاری	۱۸ر اپریل ۱۹۹۳ء	″	۲۶ر مئی ۱۹۹۳ء

پاکستان کے سربراہان مملکت

گورنر جنرل

۱۔ محمد علی جناح	۱۵ر اگست ۱۹۴۷ء	تا	۱۱ر ستمبر ۱۹۴۸ء
۲۔ خواجہ ناظم الدین	۱۴ر ستمبر ۱۹۴۸ء	″	۱۷ر اکتوبر ۱۹۵۱ء
۳۔ ملک غلام محمد	۱۹ر اکتوبر ۱۹۵۱ء	″	۵ر اکتوبر ۱۶۵۵ء
۴۔ میجر جنرل سکندر مرزا	۶ر اکتوبر ۱۹۵۵ء	″	۲۲ر مارچ ۱۹۵۶ء

صدر مملکت

۱۔ میجر جنرل سکندر مرزا	۲۳ر مارچ ۱۹۵۶ء	تا	۲۷ر مارچ ۱۹۵۸ء
۲۔ جنرل محمد ایوب خان	۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۸ء	″	۲۵ر مارچ ۱۹۶۹ء
۳۔ جنرل محمد یحییٰ خان	۲۵ر مارچ ۱۹۶۹ء	″	۲۰ر دسمبر ۱۹۷۱ء
۴۔ ذوالفقار علی بھٹو	۲۰ر دسمبر ۱۹۷۱ء	″	۱۳ر اگست ۱۹۷۳ء
۵۔ چوہدری فضل الٰہی	۱۴ر اگست ۱۹۷۳ء	″	۱۶ر ستمبر ۱۹۷۸ء
۶۔ جنرل محمد ضیاء الحق	۱۶ر ستمبر ۱۹۷۸ء	″	۱۷ر اگست ۱۹۸۸ء
۷۔ غلام اسحٰق خان	۱۷ر اگست ۱۹۸۸ء	″	۱۹ر جولائی ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۰۰۳ میں نسیم اختر زوجہ فوجی عبدالرحمٰن صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۹۶ گ ب ضلع فیصل آباد۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۱-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ۲ تولہ مالیتی -/۸۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نسیم اختر زوجہ فوجی عبدالرحمٰن صاحب چک ۹۶ گ ب ۲۰۵ خاص ضلع فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۱۔ حفیظ احمد صدر جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب ضلع فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۲۔ علم محمد سیکرٹری اصلاح وارشاد چک ۹۶ گ ب ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۹۰۰۴ میں سید عبدالجبار شاہ ولد سید حیدر علی شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۸۷ گ ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶-۳-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۹۵۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سید عبدالجبار شاہ چک نمبر ۲۸۷ گ ب حال F-L R گلی کلوریاں میانوالی شہر۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد یوسف بٹ وصیت نمبر ۲۵۶۳۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ ڈاکٹر صفی اللہ امیر ضلع میانوالی

مسل نمبر ۲۹۰۰۵ میں امۃ الحفیظ زوجہ بشیرالدین قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹-۳-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ۸ تولہ مالیتی -/۲۸۰۰۰ روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم -/۳۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنے ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ۔ امۃ الحفیظ معرفت چوہدری عبدالمجید صاحب A-۳-۷ کینال کالونی بہاولپور۔ گواہ شد نمبر۱۔ بشیرالدین وصیت نمبر ۲۶۴۴۳ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالمجید امجد وصیت نمبر ۱۶۴۹۴۔

مسل نمبر ۲۹۰۰۶ میں رائے نصیر احمد کھرل ولد منیر احمد کھرل قوم کھرل پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۳-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کو تارہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ رائے نصیر احمد کھرل ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ ناصر احمد بھلی وصیت نمبر ۲۶۷۹۵ گواہ شد نمبر۲۔ شبیر احمد وصیت نمبر ۲۵۷۲۹۔

مسل نمبر ۲۹۰۰۷ میں ناہید منیر زوجہ چوہدری منیر احمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۳-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم -/۱۰۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ۱۶ تولہ مالیتی -/۵۱۲۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ ناہید منیر ۹/۹۶ R دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری منیر احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۰۸ میں بانو محمود زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۹۶ دستگیر سوسائٹی کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۳-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ۱۲ تولہ مالیتی -/۳۸۴۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنے ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : صفحہ ۳

ایکسپریس کے ذریعے "پیٹروگراڈ" بھیجا کہ وہ زار کی روسی سلطنت میں سیاسی بے چینی کو ہوا دے تاکہ مشرقی محاذ پر جنگ ختم ہو اور وہ مغربی محاذ پر فتح حاصل کر سکیں (بشکریہ "معلومات جرمنی" بحوالہ ہفت روزہ مہارت یکم تا ۸ ، جولائی ۱۹۹۳ء)

بقیہ : صفحہ ۵

میں نہ پھنسنے دیں کہ وہ محفوظ علاقوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ اگر وہ لوگ جو خود بخود دنیا کے سرپرست بنے ہوئے ہیں۔ تھوڑے سے بھی دیانت دار ہیں اور بہتر طریق پر کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو انہیں چاہیے کہ وہ خود او آئی سی کے ساتھ شامل ہو کر بوسنیا کے خلاف جو تشدد کیا جا رہا ہے اسے روکیں۔

۔ یہ خط لاہور سے لکھا گیا ۔

بقیہ : صفحہ ۶

احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ بانو محمود ۹/۷۹ دستگیر سوسائٹی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری محمود احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۰۹ میں روبینہ احمد زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن R ۷۹/۹ دستگیر سوسائٹی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۳-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۲۵۰۰۰/- روپے (۲) زیور طلائی ۱۰ تولہ مالیتی ۳۲۰۰۰/- روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ روبینہ احمد ۹/۷۹ R دستگیر سوسائٹی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری محمود احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۱۰ میں زینب صدیقہ زوجہ جمال الدین صاحب قوم بسرا پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۳-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر ۵۰۰۰/- وصول شدہ۔ (۲) زیور طلائی کانٹے جوڑے و انگوٹھیاں ۲ عدد مالیتی ۵۴۰۰/- روپے (۳) دیگر اشیا مالیتی ۶۰۰/- روپے اور تحفہ خاوند نقد ۵۰۰۰۰/- روپے کل جائیداد مالیتی ۶۱۰۰۰/- روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ زینب صدیقہ زوجہ جمال الدین ۱۸/۵۶۳ R سمن آباد فیڈرل بی ایریا کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر ۲۔ عمران احمد قمر B-57 النور سوسائٹی کراچی۔

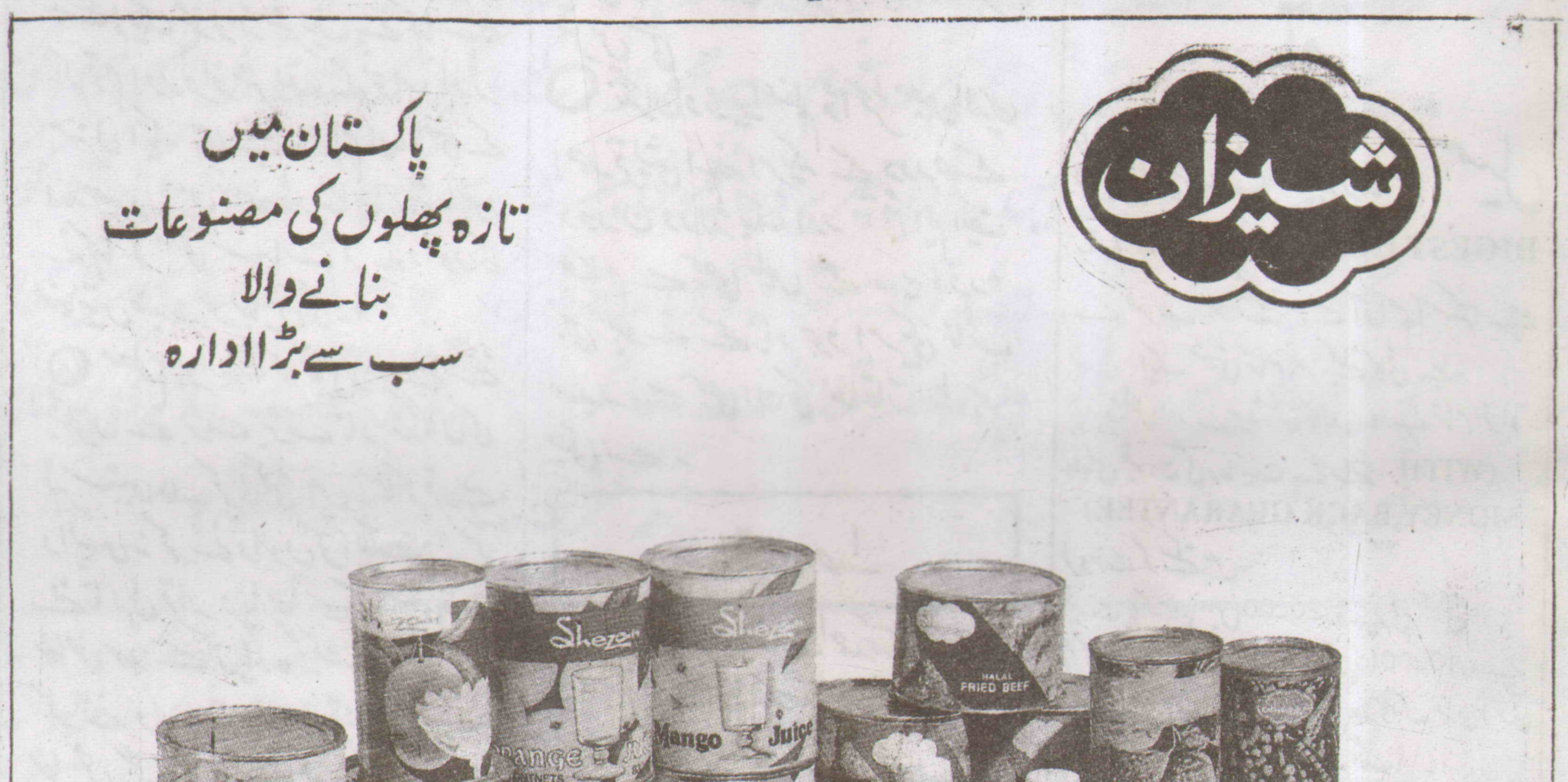

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۸ ۔ جولائی ۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے ۔

○ چیف الیکشن کمشنر جسٹس نعیم الدین نے کہا ہے کہ الیکشن کمیشن کی یہ کوشش ہے کہ فلور کراسنگ سے متعلق جو شق ضوابط میں شامل ہے اسے مزید سخت بنا دیا جائے ۔ تاکہ منتخب ہونے کے بعد وفاداریاں تبدیل کرنا آسان کام نہ رہے ۔ وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جہاں تک انتخابات میں فوج سے مدد لینے کا تعلق ہے تو اس کے لئے ہمیں جتنی مدد کی ضرورت ہو گی ہم لیں گے ۔ لیکن فوج پولنگ پر اس میں شرکت نہیں کرے گی ۔ انہوں نے کہا کہ پولنگ سٹیشن پر ہی ہر امیدوار کو بتا دیا جائے گا اور لکھ کر دے دیا جائے گا کہ اسے کتنے ووٹ ملے ہیں ۔ ہر پولنگ سٹیشن کا نتیجہ وہیں لگا دیا جائے گا ۔ ریٹرننگ آفیسر مجموعی نتیجے کا اعلان کرے گا ۔ اور اس طرح راستے میں نتائج بدلنے کا امکان نہیں رہے گا ۔ انہوں نے کہا اس مرتبہ پورے ملک میں کہیں بھی انتخابی حلقوں میں تبدیلیاں یا ردوبدل نہیں ہو گا ۔

○ حکومت پنجاب کے ایک ترجمان نے وضاحت کی ہے کہ بلدیاتی اداروں کے امور سے متعلق مختلف تجاویز ابھی حکومتی سطح پر زیر غور ہیں اور ان کے بارے میں حتمی فیصلہ آئندہ ہفتے تک کر دیا جائے گا ۔

○ قائمقام صدر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ انتخابات ایک ہی دن کرانے پر سیاستدانوں میں اتفاق رائے ضروری ہے ۔ الیکشن کمیشن اس معاملے پر غور کر رہا ہے ۔ تاہم کوئی فیصلہ نہیں ہوا ۔ متناسب نمائندگی کے تحت انتخابات میں کئی مسائل ہیں جن کے حل کے لئے نگران حکومت کے پاس وقت نہیں ۔ انہوں نے کہا کہ سیاستدان عوام کو یقین دلائیں کہ اس مرتبہ انتخابات نہ صرف آزادانہ اور منصفانہ ہوں گے بلکہ کسی تاخیر کا بھی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

○ جمعیت علمائے اسلام کے ایک وفد نے قائمقام صدر مملکت سے ملاقات کی اور ان سے مطالبہ کیا کہ جعلی شناختی کارڈ ختم کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں ۔ وفد نے صدر کی توجہ بے پناہ انتخابی اخراجات کی طرف بھی دلائی ۔ اور بلدیاتی اداروں کو توڑ دینے کا مطالبہ بھی پیش کیا ۔

○ پیپلز پارٹی کی شریک چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمارا مقصد محض اقتدار میں آنا نہیں بلکہ ہم ایسی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں جو عوام کی خدمت کرے اور ناانصافیوں غربت اور جہالت کا خاتمہ کرے ۔ تاکہ کوئی بھی عوام کے حقوق غصب نہ کر سکے ۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت پسند عوام انتخابات میں رجعت پسندوں کو عبرتناک شکست دیں گے ۔ اب عوام اور عوام دشمن قوتوں میں کھلی جنگ ہو گی ۔

○ سابق وزیر اعظم اور صدر پاکستان مسلم لیگ محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ قوم اور نواز شریف کے خواب اور منزل ایک ہی ہے ۔ عوام اب ماضی کے اندھیروں میں نہیں ڈوبنا چاہتے ۔ انہوں نے کہا کہ منفی سیاست کرنے والوں کی ضمانتیں ضبط ہو جائیں گی ۔

○ معلوم ہوا ہے کہ تمام قومیائے گئے بنکوں سے بڑے بڑے نادہندگان کی فہرستیں طلب کر لی گئی ہیں ۔ تاکہ قرضے واپس نہ کرنے والوں کو الیکشن کے لئے نااہل قرار دیا جا سکے اسی طرح خاص حد سے زیادہ ٹیکس چوری کرنے والے بھی نااہل قرار دے دیئے جائیں گے ۔ بڑے نادہندگان کی فہرست کے علاوہ کوآپریٹو اور تاج کمپنی کے ڈائریکٹروں کے نام بھی طلب کر لئے گئے ہیں ۔

○ بتایا گیا ہے کہ نگران وزیر اعظم پاکستان آئندہ ماہ سیاسی جماعتوں کی کانفرنس بلائیں گے جس میں انتخابی مہم کے لئے ضابطہ اخلاق تیار ہو گا ۔ اس کے علاوہ الیکشن رولز میں ترمیم کے لئے بھی صلاح مشورہ کیا جائے گا ۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ وہ آئندہ انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے جس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی ہے کہ صدر مسلم لیگ محمد نواز شریف نے انہیں پورے پنجاب میں پارٹی کی الیکشن مہم چلانے کی ذمہ داری سونپی ہے ۔

○ معلوم ہوا ہے کہ موجودہ نگران حکومت نے عام انتخابات سے قبل احتساب کے مطالبہ کو مسترد کر دیا ہے ۔ بلکہ اپنی ساری توجہ اکتوبر میں پرامن ماحول میں عام انتخابات کروانے پر لگانے کا فیصلہ کیا ہے ۔

○ تحریک استقلال کے صدر محمد اصغر خان نے کہا ہے کہ پی ڈی اے ختم ہو گیا ہے اور تحریک استقلال اب پیپلز پارٹی کے ساتھ نہیں چل سکتی ۔ انہوں نے کہا کہ تحریک نے پی ڈی اے کی تشکیل میں غیر مشروط ساتھ دیا مگر اب مفاہمت مشکل ہے

○ پاکستان الیکشن کمیشن کی ہدایت پر موجودہ انتخابی فہرستیں رجسٹریشن آفیسروں کے دفاتر میں آویزاں کر دی گئی ہیں اور لوگوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ان فہرستوں میں ردوبدل سے متعلقہ حکام کو اطلاعات فراہم کریں ۔

○ این پی پی کے سربراہ غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ این پی پی اور پیپلز پارٹی سندھ میں مشترکہ امیدوار کھڑے کریں گی ۔

○ نگران وزیر اعظم ڈاکٹر معین الدین احمد قریشی اپنے امریکہ کے دورہ کے دوران ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف حکام سے بھی ملیں گے ۔ یہ دورہ نجی ہونے کے باوجود امریکی نائب صدر سے بھی ان کی ملاقات طے ہو چکی ہے ۔

بقیہ: صدا

۱۴۔ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب ۔ لاہور
۱۵۔ مکرم سلطان احمد صاحب عرف زُبیا ۔ جڑانوالہ
۱۶۔ مکرم میاں نذیر احمد صاحب ولد امتیاز احمد صاحب حال لندن ۔ دھاریوال گجرات
۱۷۔ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ والدہ محمد طفیل گھمن صاحب ۔ مربی سیرالیون
۱۸۔ مکرم ڈاکٹر عبد الغفور زاہد صاحب سرگودھا
۱۹۔ مکرم فدا احمد صاحب ۔ کیرالہ ہندوستان
۲۰۔ مکرم عنایت الرحمٰن صاحب حصاری ۔ آف ٹنڈو الہ یار ۔
۲۱۔ مکرمہ کنیز بیگم صاحبہ بیوہ مکرم شیخ محمد اسلم صاحب ۔ دنیاپور
۲۲۔ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ خوشاب
۲۳۔ مکرمہ صالحہ فاطمہ بنت چوہدری فضل محمد صاحب ۔ ہرسیاں والے
۲۴۔ مکرم حکیم یوسف علی صاحب ۔ صدر جماعت ۔ رجانہ
۲۵۔ مکرم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب ۔ محمود آباد سٹیٹ ۔ سندھ
۲۶۔ مکرمہ انوری بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اکبر صاحب ۔ گنگاپور جڑانوالہ

جماعت احمدیہ کی خدمت کیلئے
ہماری فخریہ پیشکش
ڈش انٹینا
اب صرف ۔/۱۳۵۰۰ روپے میں
بہترین رزلٹ ۔ بہترین ریسیور مکمل فٹنگ
رابطہ کے لئے
طاہر احمد محمود ۔ راجیکی روڈ ۔ ربوہ

کیا آپ کو
پیٹ درد، قبض، اسہال، پیچش، گیس، بدہضمی، معدہ کی سوزش اور السر وغیرہ میں دواؤں کے استعمال سے فائدہ نہیں ہو رہا؟
تو
ڈائی جسٹ کیوریٹو سمیل
DIGEST CURATIVE SMELL
سے صرف سونگھنے سے آرام آسکتا ہے
ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے۔
میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائیت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی شیشی ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کے لئے ریٹ الگ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا پرس RS150 میں دستیاب ہے۔
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔
موجد:۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی ۔ ایم اے ۔ ایل ایل بی ۔ فاضل عربی ۔
مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ ۔
بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن
پیشکش:۔ کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل
گول بازار ربوہ
فون آفس 771، کلینک 606، نون سیلز 211283

پتہ